الفضل قادیان دار الامان
ایڈیٹر غلام نبی
THE DAILY ALFAZL, QADIAN
Digitized by Khilafat Library Rabwah
جلد ۲۶ مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۵۷ھ یوم ... مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۳۸ء نمبر ۶۱

کانگرس کو ثالث بنانے کی تجویز میں کوئی معقولیت نہیں

قضیہ شہید گنج کے تصفیہ کے متعلق کانگرسی حلقوں کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ اگر مسلمان متفقہ طور پر کانگرس کو ثالث مان لیں۔ اور وہ جو بھی فیصلہ کرے اسے بلا چون وچرا قبول کرلیں۔ تو کانگرس صلح کرانے کے لئے تیار ہوسکتی ہے۔ ورنہ نہیں۔ چنانچہ ایک کانگرسی اخبار "پرتاپ" کے الفاظ یہ تھے۔ کہ "کانگرس اس وقت اس سوال کو حل کرنے کی ذمہ واری لے سکتی ہے جب اسے مسلمان بطور ثالث منظور کریں۔ ورنہ اسے اس جھگڑے میں نہ پڑنا چاہیئے" پنجاب کانگرس کے صدر نے بھی یہی کہا۔ اس کے متعلق ہم نے لکھا جب کانگرسی یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ مسلمان اقرار کریں۔ کانگرس خواہ کچھ فیصلہ کرے اسے مان لیں گے۔ تو اس میں کچھ معقولیت نظر نہیں آتی۔ "کچھ" فیصلہ تو ہائی کورٹ پنجاب بھی کرہی چکی ہے۔ اگر اسے قبول کرنے کے لئے مسلمان تیار نہیں۔ تو کانگرس کے متعلق وہ اسی قسم کے خطرہ میں اپنے آپ کو ڈالنے کے لئے کیونکر تیار ہوسکتے ہیں:۔

اس پر "پرتاپ" نے لکھا۔ "الفضل کو تو کانگرس کے حامیوں کے خیال میں معقولیت نظر نہیں آتی۔ لیکن مجھے "الفضل" کی دلیل میں کوئی معقولیت نظر نہیں آتی۔ آخر ثالث منظور کرنے کے کیا معنی۔ اگر اس کا فیصلہ منظور نہیں کرنا۔ جب کسی جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے کسی شخص کو ثالث مقرر کیا جاتا ہے، تو اس یقین پر کہ اس کا جو بھی فیصلہ ہوگا فریقین اسے منظور کریں گے۔ لیکن اگر ایک بھی فریق نے اسے منظور نہیں کرنا۔ تو ثالث مقرر کرنے سے کیا فائدہ۔ الفضل کے خیال نے میری رائے کو پختہ کردیا ہے۔ کہ کانگرس کو اس جھگڑے میں نہ پڑنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر یہ تحریک بعد میں بھی جاری رہنی ہے۔ تو پھر اس کا کوئی تصفیہ نہیں ہوسکتا۔ وہ تو اسی صورت میں ممکن ہے۔ اگر فریقین اس بات کا وعدہ کریں۔ کہ ثالث کا فیصلہ خواہ کچھ بھی ہو۔ انہیں منظور ہوگا۔ لیکن موجودہ حالت میں تو مسلمان بھی اسے منظور کرنے کو تیار نہیں۔ سکھوں کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

یہ سارا اقتباس اس لئے پیش کیا گیا ہے۔ کہ تا "پرتاپ" کو وہ شکایت پیدا نہ ہو جو ہمیں اس کے متعلق پیدا ہوئی۔ کہ اس نے ہمارے نامکمل الفاظ پیش کرکے اصل مطلب واضح نہ ہونے دیا ہمارا اصل منشاء یہ تھا۔ کہ مسلمان کانگرس کو ثالث ماننے اور یہ اختیار دینے کے لئے کہ وہ خواہ "کچھ" فیصلہ کرے۔ تیار نہیں ہوسکتے۔ اور نہ ان سے اس قسم کا مطالبہ کرنا اپنے اندر کوئی معقولیت رکھتا ہے۔ "پرتاپ" کو ہماری اس بات میں معقولیت نظر نہیں آئی۔ اور اس نے ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی صادر کردیا ہے۔ کہ جب مسلمان کانگرس کو ثالث ماننے کے لئے تیار نہیں۔ تو کانگرس کو بھی کوئی سمجھوتہ کرانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اسی "پرتاپ" نے اگلے ہی دن اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں ہماری تائید کی۔ اور اپنی اس تجویز کو غلط یعنی معقولیت سے عاری بتا دیا جو کانگرس کو ثالث تسلیم کرنے پر مبنی تھی۔ چنانچہ لکھا:۔

"سر سکندر اس وقت صوبہ کے امن کے لئے ذمہ وار ہیں۔ اس لئے انہوں نے کانگرس کو اپنا ہاتھ بٹانے کی دعوت دی۔ کانگرس والوں نے اسے ایک چال سمجھا۔ اور اس کا جواب چال سے دیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر مسلمان اور سکھ کانگرس کو ثالث مان لیں۔ تو وہ فیصلہ دینے کو تیار ہے۔ سر سکندر نے جواب میں کہا۔ کہ اس میں کانگرس کی کیا شیخی ہے جس کسی کو بھی سیاہ وسفید کے اختیارات ہونگے۔ فیصلہ دے سکتا ہے۔ اگر سر سکندر کی دعوت ایک چال تھی۔ تو کانگرس نے اس کا جواب چال سے دیا۔ لیکن اگر وہ صدق دلانہ تھی۔ تو کانگرس والوں کا جواب غلط ہے۔ نہ سر سکندر نے کانگرس کو ثالثی پیش کی۔ نہ وہ کرسکتے تھے۔ کانگرس والے جانتے ہیں۔ کہ مسلمان اسے ثالث نہ مانیں گے۔ ورنہ وہ ثالث بننے کو تیار نہ ہوتی۔ اگر مسلمان ہائیکورٹ کا جس کی پشت پر صوبہ کی گورنمنٹ ہے۔ اور جو اس کا فیصلہ منوانے کی طاقت رکھتی ہے فیصلہ ماننے کو تیار نہیں۔ تو وہ کانگرس کا فیصلہ کیا مانیں گے۔ مسلمان تو صرف اس شخص کو ثالث مان سکتے ہیں۔ جو ان سے کہدے کہ میں شہید گنج تمہیں دلادوں گا۔ کانگرس ایسا نہیں کرسکتی"۔

گویا "پرتاپ" نے تسلیم کرلیا۔ کہ ثالث کی تجویز محض چال تھی اور غلط جواب تھا۔ یہی بات "الفضل" نے ان الفاظ میں کہی تھی۔ کہ اس تجویز میں کوئی معقولیت نظر نہیں آتی:۔

پھر اگلے دن "پرتاپ" (۱۴ مارچ) نے یہاں تک لکھدیا۔ "مسلمان کہتے ہیں۔ کہ ہم مسجد شہید گنج لئے بغیر نہ رہیں گے۔ اور سکھ کہتے ہیں کہ ہم اسے جیتے جی نہیں چھوڑینگے۔ اس سوال کا فیصلہ کیسے ہو۔ کانگرس کو ثالث بنانے سے؟ کوئی شخص سنجیدگی سے ثالثی کی تجویز پیش کرے۔ اس سے بڑا مذاق کیا ہوسکتا ہے"۔

ان الفاظ میں "پرتاپ" نے بالکل واضح کردیا کہ قضیہ شہید گنج کے تصفیہ کے لئے کانگرس کو ثالث ماننے کا مطالبہ کرنا سنجیدگی سے قطعاً دور

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار نزلہ اور کھانسی کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب جموں بسلسلہ تبلیغ اور نظارت بیت المال کی طرف سے مولوی عبدالعزیز صاحب ضلع گجرات جہلم راولپنڈی اور کیمل پور میں۔ حکیم خیر دین صاحب ضلع لائلپور سرگودہ اور جھنگ میں قریشی امیر احمد صاحب ضلع لاہور منٹگمری اور گوجرانوالہ میں چوہدری نعیم احمد صاحب بہاولپور۔ ملتان ڈیرہ غازیخاں اور مظفر گڑھ میں اور سردار نذر حسین صاحب ضلع امرتسر جالندھر۔ ہوشیار پور اور فیروز پور میں بھیجے گئے ہیں ؛

مقامی مدارس کے سالانہ امتحانات شروع ہو گئے ہیں ؛

دورِ خلافت ثانیہ کے بابرکات فیوض کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور ہدیہ تشکر

قادیان ۱۴ مارچ۔ آج مجلس انصار خلافت کے زیر اہتمام جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ کی صدارت میں دوسرا جلسہ بعد نماز عشاء مسجد نور میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر نے تقریر کی۔ اس کے بعد جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے خلافت ثانیہ کے قیام کے واقعات نہایت مبسوط پیرایہ میں بیان فرمائے۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مماثلت ثابت کی۔ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے اپنی تقریر میں اس امر کی وضاحت کی کہ کس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ہمکلامی کا شرف بخشا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک عظیم الشان دن ہے۔ ۱۴ مارچ کا دن اور اس کے بعد پیدا ہونے والے واقعات ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور کوئی نہیں جو اسے معزول کر سکے۔ اور اسی کی اطاعت میں جماعت کی ترقی مضمر ہے۔ اس کے بعد خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے بھی وہ واقعات بیان کئے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے انتخاب کے وقت انکے مشاہدہ میں آئے۔ جناب میر قاسم علی صاحب نے اپنی تقریر میں مختلف فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ کس طرح یہ تمام فتنے خلافت ثانیہ کی صداقت کو ظاہر کرنے کا موجب ہوئے۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی تقریر میں نہایت دلچسپ پیرایہ میں چوبیس سالہ دور خلافت کی ان برکات کا ذکر کیا جو جماعت نے اس عرصہ میں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیں۔ ۹ بجے شب بعد دعا جلسہ برخاست ہوا ؛

مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کا فیصلہ سنا دیا گیا

گورداسپور ۱۴ مارچ۔ آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے تین بجے بعد دوپہر مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کا فیصلہ سنا دیا۔ جماعت احمدیہ کے چار معزز اصحاب میں سے خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو بری کرتے ہوئے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور جناب مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب کی ایک سال کے لئے ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی۔ جو بابو سراج الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر اور بابو اکبر علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف ورکس ریلوے نے دی ؛

مصری پارٹی میں سے عبدالرب اور عبدالعزیز کو بری کرتے ہوئے شیخ عبدالرحمن مصری اور محمد صادق شبنم کی ایک سال کے لئے ایک ایک ہزار روپے کی ضمانت لی ؛

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب گریڈ کی ترقی کے لئے محمد ظفر صاحب کیمبل پوری مشکلات کے ازالہ کے لئے جماعت دہم نصرت گرلز ہائی سکول قادیان امتحان میں کامیابی کے لئے محمد یاسین صاحب لکھنؤ امتحان انٹرمیڈیٹ فائینل میں کامیابی کے لئے نیز اپنی بہن کی انٹرنس میں کامیابی کے لئے شیخ محمد عنایت اللہ صاحب اپنے بھائی نورالٰہی صاحب مانڈہ کی صحت کے لئے ڈاکٹر غلام احمد صاحب نوشہرہ چھاؤنی اپنے والد نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس میرپور خاص سندھ کے مخالفین کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے ملک صلاح الدین صاحب خالد مبارک احمد و عبدالرشید۔ ملک غلام ربانی عبدالمنان اور عبدالرحمن کی امتحانات میں کامیابی کے لئے چوہدری شریف احمد صاحب اپنی صحت کے لئے چوہدری بشیر احمد صاحب طالب پور بھنگواں میٹرک کے امتحان میں کامیابی کے لئے شیخ محمد صاحب شرما کراچی دشمنوں کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں ؛

ضروری اعلان چوہدری عبدالرحیم صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی کچھ عرصہ ہوا کلکتہ گئے تھے۔ مگر پانچ ماہ سے ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔ جس کی وجہ سے گھر کے تمام خویش و اقارب پریشان ہو رہے ہیں۔ وہ خود یا جس دوست کو ان کا علم ہو اطلاع دیں۔ عطاء اللہ بلاک نمبر ۹ سرگودہ

پتہ مطلوب ہے شیخ عبدالرحیم صاحب ولد شیخ حامد علی صاحب سکنہ بازید چک تحصیل و ضلع گورداسپور کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو تو دفتر نظارت بیت المال میں اطلاع دیں یا خود شیخ صاحب مطلع فرمائیں۔ ناظر بیت المال

اعلانات نکاح (۱) ۲۳ فروری کو مولوی عبدالرحیم صاحب نے عبدالکریم ولد میاں عبدالحکیم صاحب کا نکاح مسماۃ کیسراں بی بی بنت میاں محمد الدین صاحب محلہ امیر الوالہ خوشاب کے ساتھ بعوض مبلغ پانصد روپے مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار نصر اللہ از خوشاب (۲) ۲۷ فروری عزیز محمد شفیع ولد ماسٹر غلام محمد صاحب قادیان (حال بھکی ضلع شیخوپورہ) کا نکاح مسماۃ مہراں بی بی دختر مستری مولا بخش صاحب لاہور نیواں کٹڑہ سے بعوض مبلغ تین سو روپیہ مہر مولوی عبدالواحد صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار نبی بخش احمدی لاہور

ولادت مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل کے ہاں ۱۱، ۱۲ مارچ کی درمیانی شب لڑکی پیدا ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سلیمہ نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار حبیب حسن قادیان

دعائے مغفرت ۱۰، ۱۱ مارچ کی درمیانی شب بیری الدہ صاحبہ بعمر ۶۳ سال فوت ہو گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ محمد شریف از موگا۔

مسئلہ خلافت پر ایک مفید انگریزی کتاب

مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے امام مسجد احمدیہ لنڈن نے The Islamic Caliphate کے نام سے چالیس صفحات پر مشتمل ایک کتاب شائع کی ہے جس میں اسلامی خلیفہ کے انتخاب اور خلافت سے متعلقہ دیگر امور پر نہائت مبسوط اور محققانہ تبصرہ کیا ہے۔ انگریزی دان احباب کو اس مسئلہ کے متعلق ضروری واقفیت حاصل کرنے کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ کتاب کی قیمت صرف چار آنہ ہے۔ دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کو اس کے متعلق لکھا جائے ؛

خلیفہ خُدا ہی بناتا ہے!

اور بغیر خلافت جماعت کا اتحاد ناممکن ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا سانحۂ ارتحال جماعت احمدیہ کے لئے ہوشربا حادثہ تھا۔ محبوب ترین آقا کی جُدائی احباب کو دیوانہ بنا رہی تھی مخلصین حیران تھے۔ کہ اب کیا ہوگا؟ دُشمن خوش تھے۔ کہ جماعت احمدیہ کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اور یہ جماعت پراگندہ ہو جائے گی۔ اس نازک گھڑی میں، اس ہولناک وقت میں، اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی تسکین کا سامان پیدا کیا۔ اور جماعت کو مرکزِ وحدت پر جمع رکھنے کے لئے اس نے اپنے بندے محمود کو منتخب فرمایا۔ جماعت کے بعض بڑے بڑے لوگ بھی نظامِ خلافت کی بجائے محض انجمن پر اکتفا کرنے کی تلقین کر رہے تھے۔ کیونکہ انہیں ذاتیات کے باعث سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت منظور نہ تھی انہوں نے جماعت میں تفرقہ پیدا کر دیا۔ شقاق اور اختلاف کی بنیاد رکھ دی۔ غرض ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۴ء کا دن جماعت احمدیہ کے لئے بے حد تحیر خیز دن تھا۔ اپنے کہلانے والے جماعت کے معتمدین خلافت کو مٹانے پر کمربستہ ہو گئے۔ انہیں اپنے علم، اپنی خدمات، اپنی دانش و تدبیر اور اپنے اثر و رسوخ پر بھروسہ تھا۔ وہ علے الاعلان جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ کے انتخاب کو غلط اور علت کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔ اور اس خلافت کی ناکامی کو یقینی چیز بتلاتے تھے۔ مگر جماعت احمدیہ اور اس کے افراد الٰہی تائید پر یقین کامل رکھتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کھڑے تھے۔ اور خدمتِ دین کے لئے مقدور بھر قربانی کے لئے آمادہ تھے۔

انبیاء تخم ریزی کے لئے آتے ہیں۔ وہ عمارت کی بنیاد رکھتے ہیں۔ خدا ان کے لگائے ہوئے پودا کی حفاظت کرتا۔ اور ان کی قائم کردہ بنیاد پر قصرِ عالی شان تیار کرتا ہے۔ یہ الٰہی سنت قدیم سے جاری ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام برحق نبی تھے۔ ہو نہ سکتا تھا۔ کہ آپ کی وفات کے چھ برس بعد ہی یہ سلسلہ کسمپرسی کی حالت میں پڑ جائے۔ اس باغ پر خزاں آجائے۔ اور یہ عمارت ویران ہو جائے اس لئے اللہ تعالےٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت، اپنی قدرت نمائی کے لئے اس مشکل زمانہ میں حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو منتخب فرمایا۔ آج غیر مبائعین کو علیحدہ ہوئے پورے ۲۴ برس ہو گئے آج اس آسمانی انتخاب پر قریباً ربع صدی گزر گئی۔ واقعات سب کے سامنے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی ترقیات ناقابلِ انکار حقیقت ہیں۔ اس کا دُنیا کے کناروں تک پھیل جانا مشہود و محسوس امر بن رہا ہے۔ اس کے نظام کا سکہ دُشمن بھی مانتے ہیں۔ اس کی بے مثال تنظیم کو سبھی رشک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ یہ سب کچھ مشکلات کے لامتناہی سلسلہ کے باوجود ہوُا۔ دُشمن کی اندرونی و بیرونی فتنہ پردازیوں کے باوجود ہوُا۔ اہلِ ملک اور بعض حکام کی مخالفت کے طوفان بے تمیزی کے باوجود ہوُا سچ یہی ہے۔ کہ یہ سب کچھ خدا تعالےٰ کی نصرت اور محض اس کے فضل سے ہوُا۔ ان واقعات میں سے ہر واقعہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ خلافتِ ثانیہ خدا کی قائم کردہ خلافت ہے۔ اور خدا کے قائم کردہ خلیفہ سے روگردانی محرومی کی علامت ہے:۔

اس لمبے عرصہ میں عقائد اور اعمال کے متعلق فتنے اُٹھے۔ انفرادی اور اجتماعی کوششوں سے اللہ تعالےٰ کے خلیفہ کو نیچا دکھانے کی سعی کی گئی جماعت میں تفرقہ و تشتت پیدا کرنے کے لئے جدوجہد کی گئی۔ بیرونی دُشمنوں نے جماعت احمدیہ کو کچلنے کے لئے جنگِ احزاب کی طرح متحدہ محاذ قائم کئے حکومت کے بعض با اثر کارندے بھی ان لوگوں کے ساتھ مل گئے۔ مگر آخر کیا ہوُا۔ یہی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندہ کی تائید کی۔ اسے اپنے فضلوں سے حصۂ وافر عطا فرمایا۔ اسے کامرانی اور اس کے بدخواہوں کو ناکامی دی۔ اور جماعت احمدیہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی گئی:۔

میں نے گزشتہ خلفاء کی تاریخ پر گہرا غور کیا ہے سیاسی اور روحانی جانشینوں کے سوانح حیات کو اچھی طرح پڑھا ہے۔ بخدا مجھے کسی نبی کا کوئی ایسا خلیفہ نظر نہیں آیا۔ جس پر اس قدر ظلم ہوُا ہو۔ جتنا ہمارے آقا حضرت محمود نصرہ اللہ واعزہ پر ہوُا ہے۔ جس کے خلاف اتنی شرارت ناپاک شرارت اس کے دُشمنوں نے ظاہر کی ہو۔ جتنی ہمارے مطاع حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دُشمنوں نے ظاہر کی ہے۔ عقائد، جان، مال، اور عزت و آبرو پر یہ مسلسل اور گندے حملے انسانی برداشت سے باہر معلوم ہوتے ہیں۔ یقیناً ہمارا مطاع خدا کا اولوالعزم خلیفہ ہے۔ اور یہ سب صبر آزما مصائب اس کی اولوالعزمی کو ظاہر کرنے کے لئے رونما ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ اس کے وجود سے یہ ثابت کر رہا ہے۔ کہ کس طرح میرے بندے سیاست اور دُنیاوی سامانوں کے بغیر صبر کرتے ہوئے کامیاب ہوتے ہیں:۔

خلافت جماعت کے اتحاد کا واحد ذریعہ ہے۔ اور آج روئے زمین پر صرف جماعت احمدیہ کو ہی یہ نعمت حاصل ہے۔ اسی لئے شیطان بھی آج اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اس جماعت کے نظام کو درہم برہم کرنے پر تُلا ہوُا ہے۔ جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی اس نعمت کی قدر کرے اور شیطانی تدابیر کو ناکام بنا دے۔ آئیے آج ہم پھر جماعت کے ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء والے فیصلہ کے احترام کی تجدید کریں۔ اور ۲۴ برس پورے ہونے پر ایک طرف سجدۂ شکر بجا لائیں۔ اور دوسری طرف اعلان کر دیں۔ کہ ہمارا یقین ہے۔ کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ اور بغیر خلافت جماعت کا اتحاد ناممکن ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال مسجد نور میں خطبۂ جمعہ دیتے ہوئے فرمایا تھا۔

”اب دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے اتحاد کی بنیاد رکھی ہے اور آپ سے خدا تعالےٰ نے دوبارہ وعدہ کیا ہے۔ کہ نصرت بالرعب۔ اور یہ رُعب چلتا چلا جائے گا۔ جب تک تم اس فیصلہ کا احترام کرو گے۔ جو ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو اس مسجد میں تم نے کیا تھا۔ لیکن جب اس میں تزلزل آیا۔ اللہ تعالےٰ بھی اپنی نصرت کھینچ لے گا۔ جو اس نے اس مسجد میں تمہارے فیصلہ کے بعد نازل کی تھی۔ جب تک تم اس فیصلہ میں تبدیلی نہ کرو گے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کا قانون ہے۔ کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم وُہ بھی نصرت کو واپس نہیں لے گا۔ اس وقت تک تمام حکومتیں اور تمام طاقتیں تم سے ڈریں گی۔ اور ہر ترقی پر تمہارا قدم ہوگا۔ دُنیا کی تمام اقوام تمہارے پیچھے چلنے میں فخر محسوس کریں گی۔ اور تمہارا سر سب سے اونچا ہوگا۔ ابھی تو یہ ایک بیج ہے۔ ایک کونپل پھوٹی ہے۔ جو بڑھتے بڑھتے ایک مضبوط درخت بنیگا۔ جس پر دُنیا کے بڑے بڑے حاکم آرام کے لئے گھونسلے بنائیں گے۔ لیکن جس دن تم اس فیصلہ کو بھول جاؤ گے۔ خدا نہ کرے اس دن کے تصور سے بھی دل کانپ اُٹھتا ہے۔ جب تم کہو گے کہ خدا نے خلیفہ کیا بنانا ہے۔ ہم خود بنائیں گے۔ تب فرشتے تبر لے کر آئیں گے۔ کہ لو ہم اس درخت کو کاٹتے ہیں جسے خدا نے تمہارے لئے لگایا تھا۔“ (الفضل ۳ اپریل ۱۹۳۷ء)

آج اس اعلان پر ایک سال گزر رہا ہے اس دوران میں مصری فتنہ پیدا ہوُا۔ اور اس کے بانیوں نے چاہا۔ کہ جماعت احمدیہ کو اس فیصلہ کے احترام سے روکیں۔ اور خلافت کی برکت سے جماعت کو محروم کر دیں۔ لیکن مقامِ مسرت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے اس فتنہ انگیزی کو سخت نفرت سے دیکھا۔ اور اسے ٹھکرا دیا۔ وُہ اسی یقین پر قائم ہے۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ وُہ اپنے ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء والے فیصلہ پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ قائم رہے گی۔ خدا تعالےٰ ہمارے ساتھ ہو۔ اور ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین:: خاکسار ابو العطاء جالندھری:۔

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) دُنیا کی سیاسیات کا جائزہ

(۲) ہٹلر صاحب کی ہٹس (۳) کانگرس کا سالانہ جلسہ

"الفضل" کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

دنیا کی چھت پامیر پر ہم نے عالم تصور میں کھڑے ہو کر معلومات کی متلاشی روشنی کے ساتھ چار دانگ عالم کا جائزہ لیا۔ سب سے پہلے ہم نے مشرق کی طرف دریائے زرد کے پانیوں کو ڈیڑھ لاکھ چینیوں کے خون سے سرخ اور دیوار چین کے اندر گھر گھر ماتم پایا۔ چینی جنرل ایک دوسرے پر بددیانتی اور دشمن سے تعلق رکھنے اور غداری کا الزام لگا رہے تھے۔ رعایا اپنی بدحالی پر نالاں تھی۔ طلوع آفتاب کی سلطنت جاپان کے دار الحکومت ٹوکیو میں فتوحات پر مسرت مگر مغربی حلیفوں کی بدلتی ہوئی سیاسی روش اور جنگ کے طوالت اختیار کرنے کے خطرہ سے ارباب حل وعقد سراسیمہ تھے۔

روم اور لنڈن کی گفتگو کی خبریں لحظہ بہ لحظہ دفتر خارجہ میں آرہی تھیں۔ بحر الکاہل کے پانی ان دنوں ساکت ہیں۔ مگر وسط سمندر میں چھوٹے چھوٹے جزیروں میں کہیں ہوائی جہازوں کی چھاؤنیاں کہیں بندرگاہوں کی قلعہ بندیاں اس طرح ہو رہی تھیں۔ جب کہ فوری حملہ کا خطرہ ہے۔ نئی دنیا میں امریکن امریکہ و لاطینی امریکہ اور انگریزی امریکہ میں بھی بے چینی تھی۔ اور ایسا ہی نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا۔ فلپائن۔ ڈچ انڈیز۔ ہانگ کانگ فرانسیسی انڈو چائنا کے سواحل پر فکر مند حکام دنیا کے خواب راحت کے وقت بے آرام نظر آتے تھے۔ سنگاپور کے مضبوط استحکامات کے اندر چند انگریز افسر اپنے سامنے نقشہ رکھ کر خلیج سیام اور بحر ہند کے درمیان خاکنائے کراکو جاپانی نہر سویز بنائے جانے کے امکانات پر حیران دکھائی دیتے تھے۔ ان کو یہ بھی فکر تھی کہ سیام وجاپان کی حلافت برما کی سرحد کو غیر محفوظ اور سنگاپور کے مستقر کو بے سود کر دیگی۔

مشرق کی طرف زیادہ وقت لگ جانے کے بعد ہم نے فوراً مغرب کی طرف دیکھنا شروع کیا۔ اور عجیب وغریب حالات مشاہدہ کئے۔ اگرچہ روس میں سٹیلن کا زبردست ہاتھ اپنے مخالف عنصر کو بے دردی سے قتل کرا رہا ہے۔ مگر اندرون ملک میں سوائے فوجی تیاریوں کے اور کوئی نئی بات نہ تھی۔ البتہ بخارسٹ میں انقلاب کے باعث بحیرہ اسود کے پانیوں میں جنبش تھی۔ بدقسمت ہسپانیہ میں بین الاقوام جنگ بدستور جاری اور جرمن و روسی آبدوز کشتیاں بحیرہ روم اور ہسپانیہ کے سواحل پر خفیہ کمین گاہوں میں لنگر انداز تھیں۔ اطالوی سپاہ بلیرک جزائر اور اندرون سپین میں چھاؤنیاں ڈالے ہوئے تھی۔ برلن و روم میں کچھ غلط فہمی معلوم ہوتی تھی۔ مگر مسولینی اور ہٹلر نے اسے فوراً دانائی سے رفع کر لیا۔ اور وسط یورپ کو جرمنی کے سپرد کر کے اٹلی نے جنوبی یورپ اور بحیرہ روم کو اپنے دائرہ اثر میں رکھنے پر قناعت کر لی۔ روم میں ہم نے ولی عہد یمن کو دیکھا۔ اور مسٹر ایڈن کے استعفٰی میں عرب و اطالیہ کے تعلقات پر نظر کر ہی رہے تھے کہ مجلس اقوام کے جنازہ کی خبر جنیوا سے ملی۔ اور اسی وقت ترکی بلغاریہ۔ رومانیہ۔ یوگوسلاویہ و یونان کی طرف سے حبشہ پر اطالوی تسلط کو تسلیم کر لینے کی اطلاعات موصول ہو گئیں۔ کرنل بیک نمائندہ پولینڈ نے شاہ اٹلی اور شہنشاہ ابی سینیا کا جام صحت تجویز کیا۔ اور اس انداز سے کیا جیسے ایک ہندوستانی راجہ شاہ انگلستان اور شہنشاہ ہندوستان سے اظہار وفاداری کرے۔ ہم کو بتایا گیا کہ لنڈن و روم میں اہم گفتگو نمبر ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ میں ہو رہی ہے۔ اس لئے ہم پریشان پیرس سے جہاں وزیر اعظم مستعفی ہو چکے تھے جلدی سے گزر کر رودبار کی دوسری طرف پہونچے۔ اور بگ بن Big Ben کے گھڑیال اور احمدیہ مسجد لنڈن کے مینارہ پر کی پُر درد آواز نے فجر کی نماز کی طرف متوجہ کیا ہم جلدی سے مسجد میں پہونچے۔ اور انگلستان کی مہا سبھائی۔ یہودی اور کمزور ریاست کے کل دنیا پر بد اثر کے باعث طبیعت مغموم تھی۔ مگر احمدی خواتین کی تعمیر کردہ مسجد میں نماز ادا کر کے ہم مغرب سے طلوع نیّر کی یاد کرتے ہوئے واپس بام دنیا پر اور وہاں سے فوراً "پر از فتنہ و شر آفاق" کی فضا میں سے اڑ کر دار الامان میں آگئے۔ فالحمد للّٰہ علٰی ذالک

(۲)

جرمنی کا قائد اعظم ہٹلر اپنے تدبر اور زبردست قوت ارادی کے باعث انتہائی مغربی یورپین طاقتوں پر سیاسۃً ایسا غالب آگیا ہے۔ کہ جرمنی اس وقت نہ صرف ایک باعزت یورپین طاقت ہے بلکہ وسط یورپ پر قابض طاقت معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالٰے اپنے مصالح کو خوب جانتا ہے۔ اور نیا آسمان اور نئی زمین بنانے میں ہٹلر سے خوب کام لے رہا ہے۔ ہٹلر ابھی گمنام تھا۔ جرمنی کامل طور پر ناکام تھی۔ اس وقت ایک دانشمند بزرگ قادیانی کو دکھایا گیا۔ کہ وہ جرمنی کا صدر جمہوریت ہوگا۔ اور یہ اسی کی اولوالعزمی اور بلند ہمتی کا نتیجہ ہے۔ کہ جرمنی کی آبائی سرزمین سے جنگ عظیم کے فاتحین کا اخراج ہو گیا۔

آسٹریا کو آزاد جرمن قوم بنا لیا گیا ہے۔ ڈنزگ۔ میمل اور چکوسلوویکیا کے پندرہ لاکھ جرمنوں کو مادر وطن کے ساتھ ملحق کرنے کی کوششیں کامیابی سے جاری ہیں۔ اوکرین کے زرخیز میدان روس میں اور سابقہ جرمن نوآبادیوں کو سمندر پار تسخیر و واپس لینے کی آرزوئیں۔ جرمن قوم کے دل سے زبان پر آرہی ہیں۔ بحیرہ روم کے بعض چھوٹے جزیروں میں جرمن ہوائی مستقر اور آبدوز کشتیوں کی کمین گاہیں اٹلی کی مدد سے بن چکی ہیں۔ بری فوج پھر سے تیار ہے۔ بحری بیڑہ وجود میں آگیا ہے فضائی طاقت تو ایسی ہے۔ کہ جس کی بنا پر جنرل گورنگ دنیا بھر کو خائف کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔

چین میں جرمن اثر جاپان سے حلافت اور جنوبی امریکہ میں بڑھی ہوئی تجارت کے باعث دنیا کی مجلس شورٰے میں جس طرح قیصر کی جرمنی اپنی آواز رکھتی تھی۔ اسی طرح اب ہٹلر کی جرمنی کو بھی آسمان کے نیچے جگہ مل چکی ہے۔ اور یہ سب کچھ سیاسی کرکٹ باز ہٹلر کی سینکڑے بنانے والی سیاسی ہٹس کا حاصل کردہ ہے۔ ہٹلر کی خوش قسمتی ہے۔ کہ لنڈن کے صیحونی (Zionist) ارباب سیاست نے گاندھی اور اردن معاہدہ کے مصنف یک دست لارڈ ہیلی فیکس کو اپنی خارجہ ٹیم کا کپتان مقرر کیا ہے!! (نتیجہ معلوم)

(۳)

ہندوستان میں کم وبیش ان دنوں کانگریس راج ہے۔ اور کانگرس اعتقاداً تو نہیں۔ مگر عملاً ہندو ہے۔ کیونکہ اس میں ہندو سرمایہ۔ ہندو کارکن اور ہندو اثرات ہی اکثریت کی وجہ سے کام کر رہے ہیں۔

گذشتہ دنوں میں کانگرس کا سالانہ جلسہ ہری پور (گجرات) میں بڑی شان سے ہوا لیکن جیسا کہ ہمارے نمائندہ کا بیان ہے انتظام کے لحاظ سے بہت کچھ اصلاح کا محتاج تھا اور اس میں قادیان کانگرس کی بڑی حد تک مدد کر سکتی ہے۔

بنگالی صدر نے جو کانگرس کی ملک کے لئے قربانیوں کی مجسم یاددہانی ہیں۔ ہندی میں خطبہ صدارت پڑھا۔ اور تمام سیاسی مسائل پر رائے زنی کی۔ ہندو نقطہ نگاہ سے یہ اجتماع شاندار اور ملک کی قوت وتہذیب وتمدن کا نمائندہ تھا۔ مگر ہندوستانی زاویہ نگاہ سے جس میں مسلم آنکھ بھی ہے۔ اور بین الاقوام تعلقات کا لحاظ بھی ہے۔ یہ اجتماع خطرات سے خالی نہیں تھا۔ تمام دوسرے معاملات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ صرف مسئلہ زبان کو لے لیا جائے۔ تو ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا بانی راجپوتانہ کی ہندو ریاستوں سے اردو کو جو اسلامی دنیا کی یادگار سمجھی جاتی ہے جبراً خارج کر رہا ہے۔ اور ہندو مہا سبھا کے اثرات نے سپرو سکنر رو اور نہرو کی کمزور مخالفت کے بعد مدراس سے خود مختار مسٹر راج گوپال آچاریہ کا جبری حکمنامہ جاری کرانے کے بعد گاندھی جی کی ہندی ہندوستانی کو بھی دور گرا کر۔ بنگال سے گجرات میں برج کی گیتوں والی زبان کا الاپ کرایا ہے یعنی ہندوستانی کا لفظ بھی اڑا دیا۔ اور عملاً بتایا کہ ہندو نہ درگا پوجا کا مخالف مسلمان گیت چھوڑیں گے نہ مسلمانوں کی خاطر سنسکرت تہذیب کے احیا اور ہندی کے خیال کو ترک کرینگے البتہ بنگال کا آزاد سپرٹ ایک حد تک اس مسئلہ میں غالب آ گیا۔ اور مسٹر بوس نے مردہ حروف کی بجائے گو ایشیا و افریقہ کی زندہ زبان کے پڑوسی حروف تہجی کو اختیار کرنا پسند نہیں کیا۔ تاہم لاطینی حروف تہجی کا مشورہ دیا۔ اور زبان کے مسئلہ کے حل کی طرف ایک گونہ صحیح قدم اٹھایا۔

بہر حال کانگرس کا اجتماع شاندار تھا مگر اس کا قیام اس کا دوام تب ہو گا جب مرکز چیز میں ہندوستان اور ہندوستانیت مطمح نظر۔ دل صاف اور نیت نیک ہو۔

ہانگ کانگ میں تبلیغ اسلام

گذشتہ دنوں میں بعض کتب اور اخباری مضامین کے مطالعہ میں زیادہ مشغول رہا جس کی وجہ سے باہر جا کر تبلیغی امور سرانجام دینے میں کمی رہی۔ تاہم چھبیس ۲۶ کے قریب دوستوں کے پاس پہنچکر ملاقاتیں کیں۔ جن میں سے بارہ احمدی دوست تھے۔ احمدی دوستوں کو اخلاص اور صفات الٰہیہ پیدا کرنے کی تلقین کی گئی۔ اور ہر ایک کے مناسب حال نصائح کی گئیں اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ دوست مخلصانہ طور پر میرے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو مختلف رنگ میں تبلیغ کی گئی۔ اور انہیں بتایا گیا کہ انسان کی ترقی اور حقیقی خوشی صرف عبودیت میں ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں چالیس دوست دارالتبلیغ میں تشریف لائے۔ جن میں چودہ غیر احمدی تھے۔ احمدی احباب سے تعلیم کے طور پر بعض مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ گیارہ احباب کو سلسلہ کی کتب رسائل۔ اور اخبارات پہنچا کر تبلیغ کی گئی۔ دو چینی نوجوانوں کو چینی ترجمہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا برائے مطالعہ دیا گیا۔ ۸۔۷ مقامات پر بذریعہ ڈاک تبلیغی ٹریکٹ پہنچائے گئے بعض دوستوں کو انفرادی طور پر بھی ٹریکٹ دئے گئے۔

اس عرصہ میں دو خطبات جمعہ بھی پڑھے

(۱) پہلے خطبہ کا مضمون یہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنی خاص حکمتوں کے ماتحت مختلف اوقات میں مختلف طور پر تجلیاں کرتا ہے۔ تا اس کی مختلف صفات متعدد طریقوں پر لوگوں پر ظاہر ہو کر بنی نوع انسان کو ترقیات حاصل کرنے کی طاقت بخشنے کا موجب ہو سکیں

دوسرا خطبہ وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون کی تفسیر پر مشتمل تھا

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک سکھ گیانی صاحب کے ساتھ بھی دلچسپ گفتگو ہوئی ایک دوست کو مسئلہ تقدیر اور انسانی تدبیر کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی گئی جماعت کے دوست اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک دوسرے کیساتھ للٰہی محبت میں ترقی کر رہے ہیں۔ لٹریچر کا مطالعہ کرتے اور اپنے دوستوں کو بھی مطالعہ کراتے ہیں اور اپنی اپنی جگہ دعا اور تبلیغ کرتے ہیں تحریک جدید سال چہارم کے مالی وعدے دوست اپنی خوشی سے اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے لکھوا رہے ہیں۔ گذشتہ سال جماعت کا چندہ ۷۵ کے قریب تھا جو خدا کے فضل سے ادا کیا گیا۔ اب جماعت کے جن افراد نے بھی وعدے لکھوائے ہیں۔ ہر ایک نے اپنی خوشی اور جوش ایمان سے زیادہ وعدہ لکھوایا ہے۔ اب تک وعدہ کی رقم ایک سو دس تک پہنچ چکی ہے۔ اور ابھی بعض دوستوں نے وعدہ کے لئے کچھ وقت مانگا

خلافت جوبلی فنڈ غیروں کی نظر میں

جماعت احمدیہ کی شاندار قربانیوں کے پیش نظر مخالفین اور معاندین سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی اس کی تعریف اور توصیف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین اپنے ایک خطبہ جمعہ میں کہتے ہیں۔

"ذرا قادیانی جماعت کی طرف دیکھئے۔ عام مسلمانوں کے سامنے اس کی تعداد کس قدر قلیل ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی خلافت کی جوبلی پر تین لاکھ روپے جمع کرنے کا عزم کیا ہے۔ اور امید ہے یہ رقم جمع بھی کر لیں گے"

گو مولوی صاحب کو مخالفت کی وجہ سے جماعت احمدیہ میں کوئی خوبی کم ہی نظر آیا کرتی ہے۔ لیکن وہ اس حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ کہ خدا کے فضل سے جو قربانی کی روح اس مختصر سی جماعت میں پائی جاتی ہے۔ اس سے بعید نہیں کہ یہ رقم جمع کر لے۔

پس احباب کو چاہیئے کہ پوری جدوجہد سے کوشش کر کے اور مدت معینہ کے اندر رقم جمع کر کے اپنے پیارے امام کے قدموں میں ڈال دے۔ تا جہاں انہیں یہ خوشی ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں توفیق بخشی کہ اس قدر رقم مہیا کر سکیں۔ وہاں مخالفین کو پتہ لگے کہ یہ اخلاص اور یہ قربانی کی روح بغیر سچے ایمان کے پیدا نہیں ہو سکتی۔

ناظر بیت المال

لڑکیوں کو انگریزی تعلیم دلانے کے نقصانات

ایک لمبے۔ تلخ تجربہ اور مشاہدہ کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ اوسط درجہ کے دماغ والے انسان کے لئے مروجہ انگریزی تعلیم زہر قاتل سے کم نہیں۔ اس لئے اب طریقہ تعلیم کو بدلنے کی خاطر تجویزیں ہو رہی ہیں۔ تاکہ تعلیم یافتہ نوجوان بے کاری کی لعنت سے نجات پاکر اپنا پیٹ پالنے کے قابل ہو سکیں اس کے لئے صنعت و حرفت وغیرہ کی تعلیم زیر غور ہے۔

لیکن کس قدر حیرانی اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ شہری طبقہ کے اکثر لوگ بلا سوچے سمجھے لڑکیوں کو وہ تعلیم دلانے کے خبط میں مست ہیں۔ جسے آج کل اعلیٰ تعلیم کہا جاتا ہے اور لڑکیوں کو گریجوایٹ بنانے پر تلے ہوئے ہیں جس کا نتیجہ اکثر صورتوں میں اچھا نہیں نکل رہا۔ کیا عاقبت کے لحاظ سے اور کیا جسمانی لحاظ سے۔ اور قانون قدرت پوری سختی سے سزا دے رہا ہے۔ لڑکیوں کا اہم فرض جو قدرت نے مقرر کیا ہے وہ متاہل زندگی کی ذمہ داریاں ہیں اور گھر کا انتظام۔ تعلیمی ذہنی تربیت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمان اپنی نافہمی کی وجہ سے افراط و تفریط میں مبتلا ہیں۔ شہری طبقہ ضرورت سے زیادہ مروجہ تعلیم کی طرف چلا گیا ہے۔ اور دیہاتی طبقہ تعلیم سے بالکل بے پروا ہے۔ جس کا نتیجہ قوم کے لئے سخت مضر نکل رہا ہے۔

میانہ روی کامیابی کے لئے آزمودہ بات ہے۔ بدقسمتی سے جماعت احمدیہ کے باحیثیت افراد کا طبقہ بھی لڑکیوں کو مروجہ اعلیٰ تعلیم دلانے میں مصروف ہے سن بلوغت کو پس پشت ڈال کر اور انکو نظر انداز کر کے انگریزی تعلیم دلائی جاتی ہے اور اس کے جو بد نتائج نکل رہے ہیں وہ اس قدر خطرناک اور گھنونے ہیں کہ ان کے بیان سے دل دھڑکتا ہے اور دماغ متوحش ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں احمدی احباب سے نہایت ادب سے عرض کروں گا۔ کہ وہ براہ مہربانی اپنے عمل سے اس بارے میں دوسری قوموں کی رہبری کریں۔ اور خود بھی بد نتائج سے بچیں۔ میرا یہ ہرگز منشا نہیں کہ لڑکیوں کو تعلیم نہ دی جائے۔ یا اعلیٰ تعلیم نہ دی جائے۔ بلکہ میرا منشا یہ ہے۔ کہ سن بلوغت تک حسب حیثیت جس قدر تعلیم دی جا سکتی ہے۔ بے شک دی جائے لیکن سن بلوغت کے بعد سکولوں اور کالجوں میں تعلیم جاری رکھنا اور شادی کو تعویق میں ڈالنا نہایت عاقبت نااندیشی ہے۔ زیادہ تعلیم یافتہ لڑکیاں پردہ کی بالکل پابند نہیں رہ سکتیں۔ اور غیر احمدیوں میں رشتہ کرنے سے دریغ نہیں کیا جاتا۔ لعنت ہے ایسی تعلیم پر جس کی وجہ سے ہم کو اسلامی احکام اور احمدیت کی صحیح روح کو نظر انداز کرنا پڑے چند ایک اشخاص کا انجام ہمارے سامنے ہے۔ ان کی حالت سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ خاکسار:۔ ملک رسول بخش جنڈو کی

نہایت ضروری کتب

مندرجہ ذیل مفید کتب نشر و اشاعت نظارت تبلیغ سے طلب فرمائیں۔

۱۔ امام المتقین۔ اس رسالہ میں غیر احمدیوں کی مشہور پنجابی کتاب "خاتم النبیین" کا نہایت مفصل اور مدلل پنجابی شعروں میں جواب دیا گیا ہے۔ احمدیہ کے مسائل کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

۲۔ "جماعت احمدیہ" یہ رسالہ اب بہت تھوڑی تعداد میں موجود ہے۔ اس میں جماعت کے نظام اور خدمات اسلام کو خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

۳۔ مباحثہ راولپنڈی۔ یہ ایک معرکۃ الآراء تحریری مناظرہ ہے۔ جو جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین میں ہوا۔ مصلح موعود۔ خلافت و انجمن۔ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کفر و اسلام پر سیر کن بحث کی گئی ہے۔ مشترکہ اخراجات پر اصل پرچے شائع کئے گئے ہیں۔ تھوڑے نسخے ہی باقی ہیں۔ قیمت کاغذ قسم اول ۱۴ر کاغذ قسم دوم ۱۲ر

۴۔ پیغام صلح۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مفید ترین رسالہ "پیغام صلح" کا ترجمہ انگریزی اور گورمکھی میں علیحدہ علیحدہ چھپوایا گیا ہے۔ فی نسخہ کی قیمت صرف دو پیسے ہے۔ احباب بکثرت اس نادر تصنیف کو ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کریں تاکہ ہندو مسلم سمجھوتہ کی راہ پیدا ہو۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا تمام قیمتیں علاوہ محصول ڈاک ہیں۔

مہتمم نشر و اشاعت نظارت تبلیغ قادیان

گھر میں صحّت کی بادشاہت لانی منظور ہو
تو
مارچ
سے
فائدہ حاصل کریں
ماہ مارچ میں مندرجہ ذیل ادویات مندرجہ قیمتوں سے نصف قیمت پر ملیں گی
دافع امراضِ بچگان
بال سکھ:- بدہضمی قبض ہرے پیلے دستوں کا آنا بخار دائمی کمزوری اور بیماری وغیرہ بچوں کی کمزوریوں کیلئے لاثانی دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)
سُوکھا ہرا} سُوکھا مسان کی دوا ہے۔ متواتر استعمال سے بچہ ضرور ہی تندرست اور صحت مند ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ
کاکڑ ست} بچوں کے لئے مفید چورن ہے۔ بدہضمی بخار وغیرہ کو دُور کرتا ہے۔ قیمت ۲ تولہ ۸ر نمونہ ۴ر
جلاب بچگان} بچوں کے لئے ہلکا دست آور دریچن ہے۔ قیمت ۶۴ گولی ایک روپیہ ۳۲ گولی ۸ر
سرسنوب} بچوں کے دانت آسانی سے نکالنے کے لئے اس کا استعمال کرائیں۔ قیمت ایک روپیہ
کریلو} بچوں کی کالی کھانسی کے لئے اس کے ساتھ خواہ بخار بھی جاری ہو نہایت مفید دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ نمونہ ۴ر
اِلمر} جن بچوں کی صحت مٹی کھانے سے بگڑ جاتی ہے ان کے اندر سے مٹی خارج کرنے کیلئے بہ عمدہ دوا ہے۔ قیمت ۴۴ گولی ایک روپیہ ۱۲ گولی ۸ر
مادرانہ فرائض
برہم پترس:- اٹھرا کی کامیاب مجرب دوا ہے۔ قیمت دس روپے نمونہ ۲ر
گربھ چنتا منی رس} حمل قرار پانے کے بعد بخار قے دست سوجن اور داد وغیرہ کئی شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان تمام کیلئے ایک ہی دوا ہے
قے متلی کو دور کرنے کیلئے اکیلی امرت دھارا بھی نہایت مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی عار نمونہ ۴ر
پرسوت وٹی:- پرسوت بخار کیلئے نہایت عمدہ چیز ہے قیمت ۳۲ گولی عار ۱۶ گولی
میٹھا پھل} جن کے ہاں صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں انہیں لڑکا بخشنے میں یہ نہایت حیرت انگیز دوا ہے ہزاروں بار کی تجربہ شدہ ہے عدم کامیابی کی صورت میں قیمت واپس دی جاتی ہے۔ قیمت دس روپے
موتی پاک} ان عورتوں کیلئے نہایت مفید ہے جن کا اپنے آپ ہی حمل گر جاتا ہے اس سے حمل قرار پانے میں خوب مدد ملتی ہے قیمت فی پاؤنڈ نصف
دودھلا} ماں کی چھاتیوں میں دودھ کم اترتا ہو تو اس دوا کا استعمال جاری کرائیں۔ قیمت سات تولہ ایک روپیہ عہ
دایہ لائق} بچے کی پیدائش سے کچھ دیر پہلے اگر اس کا استعمال کیا جائے تو آسانی اور آرام سے بچہ پیدا ہوگا۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ نمونہ ۸ر
برائے امراض متعلقہ مستورات
ابلارام} حیض کی زیادتی بیقاعدگی اور درد کو دُور کرتا ہے۔ سیلان الرحم کیلئے بھی مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی دو روپے ۱۶ گولی ایک روپیہ
پتالی} حیض کی کمی یا بند ہو جانا یا درد سے آنا اور رحم کی کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔ قیمت دو روپے نمونہ ۸ر
سوماوتی} جریان الرحم یعنی سفید پانی آنا اس مرض کی خاص دوا ہے۔ مجرب کامیاب اکسیر ہے۔ اس کے ساتھ پچکاری کی دوا بھی دی جاتی ہے۔ قیمت دو روپے نمونہ ۱۲ر
من رنجن:- ہسٹریا کی مجرب دوا ہے۔ قیمت چار روپے نصف ۲
سپاری پاک} عورتوں کیلئے طاقت بخش ہے۔ سیلان الرحم کو دور کرتی ہے۔ قیمت فی پاؤ ایک روپیہ چھ آنہ
دوائی مانع حمل} برتھ کنٹرول کے لئے مجرب دوا ہے۔ قیمت دو روپیہ
گودھری} حمل استقرار میں خوب مدد دیتی ہے۔ تجربہ شدہ دوا ہے۔ قیمت پانچ روپے
بس یہی نہیں
امرت دھارا اور اس کے مرکبات (روشن۔ بام۔ مرہم۔ ٹکیاں) بھی ماہ مارچ میں ½ قیمت پر مل سکتے ہیں
ایک اور نرالی سکیم
مارچ میں کچھ روپیہ جمع کرا دینے سے آپ سال بھر جب جب چاہیں اپنے اور اپنے خاندان کے علاج کیلئے اسی رعایتی قیمت پر حسب ضرورت جو دوا چاہیں تب تک منگوا سکتے ہیں جب تک آپکا روپیہ ختم نہ ہو جائے۔ بڑی فہرست ادویات دکتب اور رسالہ امراض مخصوصہ مردمان مفت منگوا دیں
ڈاک و تار کا پتہ۔ امرت دھارا لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۱۳ مارچ۔ آج لاہور چھاؤنی میں محرم کے سلسلہ میں تعزیہ کا جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے انتظام کے متعلق مسلمان والنٹیروں کی دو پارٹیوں میں جھگڑا ہو گیا جس نے بعد میں لڑائی کی صورت اختیار کر لی۔ اس لڑائی میں لاٹھیوں وغیرہ کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ جس سے بہت سے آدمی زخمی ہوئے۔

حیدر آباد ۱۳ مارچ۔ سنگاریڈی ریاست حیدر آباد دکن، کے مقام پر ایک کان میں زبردست حادثہ رونما ہؤا۔ اس میں ۴۷ اشخاص ہلاک ہو گئے ہلاک شدگان میں کانوں کا یوروپین جنرل مینیجر مسٹر اینڈریو اور دو دیگر یوروپین افسر بھی ہیں۔ اس حادثہ کی تفصیلات ابھی موصول نہیں ہوئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک کان میں مرمت کے کام کا معائنہ کیا جا رہا تھا۔ جب کہ گیس نکلنے کی وجہ سے بڑے زور کا دھماکہ ہؤا۔ اور اس کے ساتھ ہی آگ لگ گئی۔ جو لوگ کان میں اترے ہوئے تھے وہ اس کی لپیٹ میں آ گئے۔ ساری رات آگ کو بجھانے کی کوشش جاری رہی اور آخر صبح کو اس پر قابو پایا جا سکا۔ ۴۷ لاشوں اور ۴۰ آدمیوں کو باہر نکالا گیا۔ زخمیوں کی حالت بہت نازک ہے بہت سے اعلیٰ افسر جائے حادثہ کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔

قصور ۱۳ مارچ۔ اس سال قصور کے شیعوں کو حکومت نے دُلدل کا جلوس نکالنے کی اجازت دیدی تھی جب جلوس نکلا۔ ایک سنّی مولوی نے مزاحمت کی اسے گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد احرار پارٹی کے سکرٹری نے جلوس روکنا چاہا۔ اسے بھی گرفتار کر لیا گیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر حکام نے پولیس کی امداد سے سنّیوں کو منتشر کر دیا۔ منتشر ہو جانے کے بعد ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کے بعد ۲۱ مسلمانوں نے پھر جلوس کا راستہ روک لیا۔ انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اسی اثنا میں ہزاروں لوگ سڑک کے دونوں جانب جمع ہو گئے۔ جلوس دو گھنٹے رکا رہا۔ مسلمانوں کے ایک اور گروہ نے پولیس کا حلقہ توڑ دیا۔ ہجوم نے پولیس کے سپاہیوں پر پتھر برسانے کی کوشش کی۔ مگر پولیس کی کمک آ جانے پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ متعدد اشخاص مجروح ہوئے۔

جالندھر ۱۳ مارچ۔ پنجاب اسمبلی کے چار مسلم ارکان کل یہاں پہنچے۔ ان کی اور مقامی حکام کی کوشش سے دو کوہا کے سنیوں اور شیعوں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا۔ شیعوں نے دلدل کا جلوس نکالا۔

ڈبرو گڑھ (آسام) ۱۳ مارچ آسام میں حال میں جو طوفان باد آیا تھا اس کے نتیجہ میں تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ۶۰۔ اشخاص ہلاک اور ۳۰۰ زخمی ہوئے ہیں۔ ۱۵۰۔ اشخاص کے زخم شدید ہیں ٹپلنگ اور نواح کے ۲۰ دیہات کے ۵۰۰ سے زائد خاندان بے خانماں ہو گئے۔

کانگڑہ ۱۳ مارچ۔ گذشتہ جمعرات کو وادی پالم پور کے متعدد حصوں میں آلود کے برابر اولے پڑے۔ جس کی وجہ سے متعدد آدمی اور جانور زخمی ہو گئے۔

نئی دہلی ۱۳ مارچ۔ مغربی ڈان اور دیگر ممالک سے موصول شدہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک یا دو سال میں ہندوستان میں ٹڈی دل آنے والا ہے امپیریل کونسل آف اگریکلچرل ریسرچ نے معلوم کیا ہے۔ کہ سندھ اور بلوچستان میں ٹڈی دل کثرت سے پرورش پا سکتا ہے۔

کلکتہ ۱۳ مارچ "ہندوستان سٹینڈرڈ" لکھتا ہے۔ کہ صدر کانگرس بابو سبھاش چندر بوس اور ان کے بھائی سرت چندر بوس کا جو آبائی مکان اور زمین کٹک میں تھی۔ وہ انہوں نے کانگرس کو دیدی ہے۔ یہ مکان دو منزلہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک باغ ہے جو چھ بیگھہ رقبہ میں ہے۔ ہر دو کی قیمت ۵۰ ہزار روپیہ ہے۔

نئی دہلی ۱۳ مارچ۔ گورنر پنجاب سر ہربرٹ ایمرسن ۷ اپریل سے رخصت پر جا رہے ہیں۔ انہیں پانچ ماہ چار دن کی رخصت کی پوری تنخواہ ملے گی۔ اور ایک ماہ اور تین دن کی نصف تنخواہ ملے گی۔

الہ آباد ۱۳ مارچ۔ حکومت یوپی کوشش کر رہی ہے۔ کہ جیلوں کے اخراجات کم کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں تجویز یہ ہے کہ صوبہ کے تمام ڈسٹرکٹ جیل توڑ دیئے جائیں۔ چنانچہ جیل ریفارم کمیٹی ڈسٹرکٹ جیلوں کا معائنہ کر رہی ہے۔

کٹک ۱۳ مارچ معلوم ہؤا ہے صدر کانگرس نے مسٹر بسواناتھ داس وزیر اعظم اڑیسہ کو پیغام بھیجا ہے جس میں تمام کانگرسی صوبوں کے وزراء اعظم کی ایک کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کی گئی ہے جو اپریل میں ہو گی اس کانفرنس میں تعمیری پروگرام پر عمل کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

بریلی ۱۳ مارچ۔ ضلع بدایوں کے ایک قصبہ میں ہندو مسلم فساد ہو گیا جس میں کئی اشخاص مجروح ہوئے۔ قصبہ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ فتح جنگ ضلع بریلی میں جو فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ وہ بھی تصادم پر منتج ہوئی۔ سرکاری ذرائع سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ حالات معمول پر آ گئے ہیں

شنگھائی ۱۳ مارچ۔ ٹوکیو میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ چین و جاپان کی جنگ میں گذشتہ چھ ماہ میں جاپان کے ایک لاکھ اشخاص ہلاک ہوئے۔

لکھنؤ ۱۳ مارچ۔ کل پانچ مزید سیاسی قیدیوں کو مختلف جیلوں سے یہاں لایا گیا۔ اور بعد دوپہر انہیں رہا کر دیا گیا۔ باقی ۳۰ قیدی ایک ہفتہ کے اندر رہا ہو جائیں گے۔

اجمیر ۱۳ مارچ۔ اندور میں مہاراجہ صاحب اندور اور مہاراجہ صاحب بڑودہ کے زیر اہتمام مذاہب عالم کی کانفرنس ۱۶ سے ۲۰ اپریل تک منعقد ہو گی۔

سلچار (آسام) ۱۳ مارچ۔ کل شام ژالہ باری سے شدید تباہی آئی۔ سینکڑوں مکانات پیوند زمین ہو گئے۔ درخت اکھڑ گئے۔ فصلیں تباہ ہو گئیں۔

مہر پور (یوپی) ۱۳ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہاں سے چودہ میل دور واقع ایک گاؤں میں آگ لگ گئی جس کے نتیجہ میں ۵۰ خاندان بے خانماں ہو گئے۔ متعدد مویشی جل گئے۔ سخت جدوجہد کے باوجود اہل دیہہ کا اثاثہ آگ کے شعلوں سے نہ بچایا جا سکا۔

لکھنؤ ۱۳ مارچ۔ معلوم ہؤا ہے پنڈت جواہر لال نہرو جون کے شروع میں یورپ جائیں گے۔ مس اندرا نہرو ان کے ساتھ ہوں گی۔ پنڈت جی ستمبر کے آغاز میں یورپ سے واپس آ جائیں گے۔

ملتان ۱۳ مارچ۔ گذشتہ رات ہندوؤں کے ایک جلوس کا شیعوں کے جلوس سے تصادم ہو گیا۔ دونوں طرف سے اشتعال انگیز نعرے لگائے گئے۔ اور فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ حکام پولیس نے پولیس کی ایک جمعیت کے ہمراہ موقع پر پہنچ کر فریقین کو منتشر کر دیا۔

لنڈن ۱۳ مارچ۔ آج برطانی کابینہ کا اجلاس منعقد ہؤا۔ جس کے اختتام پر حکومت کی طرف سے حسب ذیل اعلان کیا گیا۔ "وزراء نے آسٹریا کی صورت حالات پر غور کیا ہے۔ اجلاس کے دوران میں بتایا گیا۔ کہ جرمن سفیر کی وساطت سے حکومت جرمنی سے جو احتجاج کیا گیا ہے اس میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے۔ کہ حکومت جرمنی کے اس اقدام کا جرمنی اور برطانیہ کے باہم تعلقات اور یورپ میں عوام کے خیالات پر بہت برا اثر پڑے گا۔

گوہاٹی ۱۳ مارچ۔ آسام اسمبلی کے کانگرسی ممبروں نے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا۔ کہ اسمبلی کے اجلاس کے دنوں میں ممبروں کو جو الاؤنس ملتا ہے کانگرسی ممبر اسے اپنی ذات پر خرچ نہیں کریں گے۔ بلکہ اسے اصلاح دیہات پر صرف کیا جائیگا۔

برلن ۱۳ مارچ۔ آسٹریا پر جرمنی کے قبضہ کے خلاف برطانیہ نے جو احتجاج کیا تھا اسے حکومت جرمنی نے مسترد کر دیا ہے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی